





[illegible]

جامع من قبل کیا ہے اما نقل میں اربع باس ان فی کل عصر اربع فیسور وایہ الکاؤدہ لکھنے کے اصنع حدیثاً تنبی اقول میں  
حدیث کی جو بن حجر شبل غیر و نقل کی ہے ان میں کہیں باقی کا نشان نہیں جو اگر بالفرض کسی طریق میں واقعی ہو تو مجھے غیر  
نہیں کیونکہ وہ طریق اس کے مستند ہیں سناؤ زمین واقعی کو اگرچہ ایک طائفہ میں نہیں ہے مقدم کیا ہے لیکن ایک حالت کی گونہ  
مثل مقبول ہیں بل شیعہ ابوکریم سامانی درادوسی و مصنف پیری و یریدین ہارون غیری کی ایک توضیح کی ہے جس کا شیخ اسلام  
فتح الدین محمد بن سیالہ اس اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں انوار النورانی السیر میں اس کی تفصیل کی ہے اور اس میں شرح و قایم ہیں جو کہ  
بسعیار کی کشفانی شرح القویا ہے اس کو تفصیل قائم ہے کیا ہے شرح و قایم ہے **قال البعض** شیخ کا فی انوار النورانی میں اس کی  
موضوعات پیش کر کے عبارتوں کی ہے اور جو حکم فی استدلال قال صحیح علی شرط ائمہین فقہانہ فیہی فقال کل موضوع عن مسئلہ  
ورواہما کہ فی استدلال میں شیخ علی قال صحیح الامام و فقہانہ فیہی ان فی سناؤہ حکم میں جس میں ضعیف عبد اللہ بن کثیر شریک  
انتہی اقول اس میں شایہ تابع کسی کذاب کے ایسی ہے کہ جو واسطہ غیر ہے بی عوام کی ایسے فقیر کہ انوار النورانی میں اس کا  
تا آخر نظر ملتفظ معانیکہ کہ ان میں اس میں کاذب کو نہ لکھا اور عبارت منقولہ انوار النورانی میں اس میں اس کے کتب و جواب  
مقابلہ الیہ میں ہے جو قول علی انما الصدوق الا کہ انما عبد اللہ انور رسول اللہ فقہانہ لکھتا ہے کاذب صلیت قبل الناس میں شیخ  
روایہ الناس فی فی انصاف میں نے سناؤہ عبد بن محمد اللہ لاسکو و ہر قوم موضوع و قال ابن ابی شیبہ ضعیف احمدیث و ذکر وہ بن  
جہانک الشافعی قال فی الزین انہ الذاریث کذب علی و ذکر خیرہما کہ فی استدلال قال صحیح علی شرط ائمہین و فقہانہ فیہی ان  
عبد اللہ ضعیف انتہی اور بعد و ورق کہم قوم یہ حدیث انہ قال رسول اللہ میں شیخ ابی غزوہ جو کہ خلف علیا بالمدینہ و قال  
مع الناس انہ یقال ان المدینہ لا تعلیم الا ابی او بک انت شیخ بنہ لہ ہارون بن ہوشی لانہ لابی بکر و الامام بن علی بن عثمان  
باطل اسناد و میں کہ نہ اب روادہما کہ فی استدلال میں شیخ علی قال صحیح الامام و فقہانہ فیہی ان فی سناؤہ حکم میں جس میں ضعیف عبد اللہ بن کثیر  
ضعیف و عبد اللہ بن کثیر شریک و ہر قوم یہ حدیث انتہی **قال البعض** انہ لکھو و عارض قوم حدیث میں ہے جس کو شریک کی ہے فی شرح  
میں یہ ایک کہ روایت تشریحی بخیر فرمایا ہے اور ابی علی علی بن ابی ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامت الامم قال ابی ہریرہ  
قل ما تحت الظلۃ قال ابوہریرہ قل ما تحت الشری فیہی ما تحت الشری قال القطع عالم الخاقین و منہ علم الخاق اس حدیث  
سرماف ظاہر ہے کہ ماوراء تحت الشری کا عالم کسی مخلوق کو نہیں ہے یا انکہ حضرت ابی زیاد اس بیان میں کیا اسل ثبات جو  
ادامہ و خاتم طریقتہ میں ہے جس میں مخالف اس کو **اقول** ابوہریرہ صحت سند و قوت و ایت اس حدیث کی ہے انوار النورانی میں  
برگزینہ الفتن میں ہے کہ یہ نہ لکھتا ہے کہ زمین خبر وجود سات طبقات زمین کہ اوپر جو زمیندار کا وہ طبقات میں ہے اور یہ حدیث اس کا  
تفصیل کیا کہ اوپر اس کا عالم نہ خارج اس سے کہ مستناؤہ میں اس ثبات طبقات کے نہیں ہے کیونکہ شری ساتون  
زمین خبر ہی معنی عالم الترتیل میں لکھتے ہیں **قال اربع باس** ان الانس میں ہائی طرطنون النون علی بحر البحر علی مخز و خبر او  
علی قرن نور التور علی الشری و ما تحت الشری لایمل الا اسلمتہی اور محمد بن ابی بکر را زجواب القرآن میں خبر برکے میں علی الشری  
التراب لندی اکثر تحت التراب لیا میں منقولہ و قال ما تحت الشری و الارض انہ فیہ السابونہی اور نہ مشور میں یہ ہے





الملك عن الملك مريم امير ارضي او علام جاسياني نفوذی انتہی اور اگر کوئی شبہ کرے کہ وحی جو عبارت مذکورہ میں واقع  
 جائے ہو کہ ماول وحی تیسرے روز یعنی وحی حقیقی کہ جو تفسیر نبوت ہے تو جواب سکایہ ہو کہ تاویل بالذیل ہے اور تاویل بالوجہ  
 ہو وہ روزی جیسا کہ سیوطی علام حکم عینی علیہ السلام میں کہ تیسرین قال ال اصول التاویل ص ۱۸۱ المقتطع علی ہر دلیل  
 قائم کہ تاویل فلان تاویل انتہی اور اگر کوئی کہے کہ حدیث ابن عمر سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقات تحتانیہ میں مخلوقات غیر کلفین ہیں  
 پس ان غیر حقیقی کیونکہ جاسکتی ہو تو اوہ کجا جواب ہے کہ حدیث مذکور سے نفی مخلوقات کلفین نہیں نکلتی ہوا و نہ ان عباس  
 جو بظرف متعددہ معتبرہ مطلقا و مختصا نہ روی ہر صریح ہے وجود کلفین میں پس طبقات تحتانیہ میں وحی حقیقی جائے ہو کر ان  
 مائیدہ انھیں عبارت نفوذی محلی مقضی ہو گیا ہو کہ وہ طبقات تحتانیہ میں وجود انبیاء کو قائل ہیں اور تاویل خلا  
 اصل ہے اور عبارت اکاملہ الحان ہی صاف افسح کر کے شبل ہی قائل اس امر کہ وہ کہ طبقات تحتانیہ میں انبیاء ہوں گے  
 جیسا کہ عقیدہ ہے کہ انہما ہی قال البعض احتمال ہے کہ وہ تشبیہ انہیں عباس میں شراکت بھی ہو وہ ان حالت میں  
 جیسا کہ سیوطی علامہ نے افادہ فرمایا ہے بالشریہ یا بتلویح حکام یا بدایت انام و غیر ذلک اذا جاء الاحوال لطل الاستدلال  
 احتمال ہے احتمالات ناشیہ بلا دلیل ہیں اور خود و شہین جلد ہی کہیں کہ اس سلسلہ کے آخر میں تشبیہ ہے ایک ہی کہ  
 ہر ایک کے تشبیہ شریکی پس قطع نظر تشبیہ کے یہ ثابت ہو گا کہ ان طبقات میں ایک ایک ہی ہے اور وہ شبہ ہے  
 سادہ ہمارے ہی کہیں اگر تشبیہ مجرد شریہ یا شراکت بھی یا بدایت وغیرہ ہو تو کوئی کالفظی معنی ہوا جائیگا  
 زیادہ توضیح اس کی یہ کہ نبی کہیں کہ وہ تشبیہ و دلائل ثابت ہیں ایک ایک کہ ان طبقات میں ایک ایک شخص نہ صرف نبوت  
 ہے و ہر کسی کہ وہ شخص شبہ تمام ہر ایک کے ہے پس وہ تشبیہ الی بیان کہ نہ چاہیے کہ صفت نبوت کی بحال خود رہے  
 اور تشبیہ ہی مقیم ہو گا اور جو وجہ کہ مطلقا فی خیر فی بیان کہین ہیں انہیں نبی خود مطلق نبی ہو بیان وہ تشبیہ میں شبہ  
 صفت باطل ہوتی ہے اور بعد نبوت نبوت شبہ کی لفظی تشبیہ ہوگی مگر ختم نبوت میں کسی کہ اگر تشبیہ جملہ صفات  
 محمد میں کہی ہو شریعت حقیقہ ثابت ہوتی ہے وہ خلاف الاجماع اور اگر احتمال سکایہ پر کیا جائیگا کہ نبی ہو مطلق  
 ہادی ہو تو ایسی ہی احتمال تمام آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ میں جو مثبت نبوت انبیاء و طبقہ ہدایہ میں ساس ہو گا وہ بطل  
 احتمال ظاہر ہو قی حدیث ابن عباس وجود انبیاء و طبقات تحتانیہ میں اور بعد اوادیم و غیر ثابت ہوا ہو اور ایضا عبارت  
 معالہ و جلالہ علی اکاملہ الحان زیادہ تر کہ نبوت قائل ہوتی ہے قال البعض احتمال ہے و جو نیز وجود خاتم منافی منہوم  
 نص قطعی و لیکن سوال عدو خاتم النبیین ہر سلسلہ کہ مفسر مع محلی علامہ تفریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم خاتم تمام انبیاء و کہیں اقول حاشا دکلا احتمال منافی نص کو کہ نہیں ہو کہ نہ کہ اوہ انبیاء و طبقات تحتانیہ  
 اتحاد زمان یا بدایت از زمان خاتم الانبیاء ثابت نہیں ہو سکتا ہو کہ اوہ انبیاء و طبقات تحتانیہ ہر ایک کے  
 کے وجود کو پہلے ہوا ہو انہی طبقہ کی قصہ نبوت کو مکمل کر چکے ہوں بعد از ان ہر خاتم نے رونق افروز ہوگی ختم نبوت  
 مطلقا کیا قال البعض عنہم سالت و بعثت و اطلاق ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدلول





[illegible]



[illegible]





[illegible]

[illegible]

[illegible]





[illegible]



اندر صلوات بر زبان خاتم المرسل صلی الله علیه و آله و سلم شش است زیرا که مقتضای شتم رسالت و جبرست یکی مانگه بعد وی  
 رسول نباشد و دیگر آنکه شرع و دین عالم باشد و هر سیکه موجود باشد وقت تزلزل شرع و دین است و هر دو در جبرست  
 است و در شرع انگیخته هر دو را خدای تعالی شش است از خاتم رسالت از یکله نامانند و دعوت بسوای که فی الحقیقت شرع  
 خاتم المرسل است که نازل شده بعد وی بر سرال آخرین و تدریجاً اطاعت محض و دعوت و چونکه شرع و دین عالم باشد پس هر  
 صاحب شرع نباشد بخلاف خاتم الولایت که صاحب سبب است بلکه آن کی که خاتم الولایت است و دیگر وی تابع شرع  
 خاتم رسالت است از انشی خاص بر آن تقدیر و تدریجاً و اعتقاد که بنا بر او که در سبب است و خاتم شرع و دین است و هر دو در جبرست  
 نیست رسول و در سبب نیست هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 سبب است و خاتم شرع و دین است و هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 که نام و سبب است و هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 منجاک که غلطی بلکه به قول ابن عباس هر چه است که اکام المرحان بن هر دو است که حق بن طهر فی البداهه بن ابن عباس بن هر دو است  
 فیما قبل آدم سید یوسف و ان الله بعث الیهم رسولا و امرهم بطاعتی و اذ یکتبه من امرهم و اذ یکتبه من امرهم و اذ یکتبه من امرهم  
 و تقدیر که یوسف من قبل ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق  
 واحد اسیر الیهم سید یوسف و نسل عن ابن عباس ان الله بعث الیهم رسولا و امرهم بطاعتی و اذ یکتبه من امرهم و اذ یکتبه من امرهم  
 شاد و کما یستوی علی انفسهم و یرون انفسهم فی ملک عزایه کما ان الله بعث الیهم رسولا و امرهم بطاعتی و اذ یکتبه من امرهم و اذ یکتبه من امرهم  
 الحسن و یوسف و سید الیهم انتی و در قول منجاک که یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق  
 قرآن و احادیث بهی است و هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 منجاک که خدای تعالی باطل هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 فاضل بن هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 منجاک که یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق یوسف بنی ابن مرزوق  
 باقیه کی این بن هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 آنحضرت طرف هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 و هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 که هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 نقل که هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است  
 جبرست که هر دو یکی خاتم هر دو است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است و هر دو در جبرست است

[illegible]



